عاشوراء کے روزے

اور

آئمہ اہل بیت علیہم السلام

تالیف

ابو الحسین علی

عاشوراء کے روزے
اور
آئمہِ اہلِ بیت علیہم السلام

تالیف

ابوالحسین علی

علیہم السلام
مکتبة أهل البيت

کتاب کا نام	:	عاشوراء کے روزے اور آئمہِ اہلِ بیت علیہم السلام
تالیف	:	ابوالحسین علی
تعداد صفحات	:	۲۰
اشاعت اول	:	۱۴۴۶ھ / ۲۰۲۴ء
قیمت	:	۵۰ روپے

کمپوزنگ	:	علی کمپوزنگ اینڈ پرنٹنگ سروس
فون (واٹس ایپ)	:	+92-3354330995
ناشر	:	مکتبۃ أھل البیت علیہم السلام
ای میل	:	maktabaahlulbayt@gmail.com
ملنے کا پتہ	:	مکتبہ اہل البیت علیہم السلام، شیٹ ۴ ہاشم رضا روڈ، ماڈل کالونی ایئرپورٹ، کراچی، پاکستان

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیشِ لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿ٱلَّذِي بَعَثَ فِي ٱلْأُمِّيِّـۧنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَـٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَـٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا۟ مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَـٰلٍ مُّبِينٍ﴾ (سورة الجمعة : ۲)

وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الْمَبْعُوثِ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ الْإِمَامِ الْمُرْسَلِينَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَى آلِهِ الطَّاهِرِينَ وَرَضِيَ اللهُ عَنْ أَصْحَابِهِ الْمُنْتَجَبِينَ

أما بعد

اس کتاب کو تالیف کرنے کا مقصد امتِ مسلمہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت کے مطابق قرآن اور اہلِ بیت علیہم السلام کے ذریعے ہدایت اور رہنمائی کا پیغام پہنچانا ہے۔ جیسا کہ ہم نے اپنی کتاب "الوصیة المتواترة" میں دلائل کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو اپنے آخری خطبہ میں وصیت فرمائی کہ امت کی رہنمائی کے لیے اپنے بعد قرآن اور اہل بیت علیہم السلام چھوڑ کے جارہے ہیں اور امت اگر ان سے تمسک کرلے تو کبھی گمراہ نہیں ہوگی کیوں کہ قرآن اور اہلِ بیت علیہم السلام ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ رہیں گے یہاں تک کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے حوضِ کوثر پہ جاملیں۔

جب بھی امت کسی مسئلہ یا اختلاف میں گرفتار ہو تو امت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیے ہوئے حل کے مطابق ہی قرآن اور اہل بیت علیہم السلام کی طرف رجوع کرنا چاہیے تاکہ اختلافات کم ہوں اور امت گمراہی سے بچی رہے۔ ان شاء اللہ

اس وصیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہم نے عاشوراء کے روزے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث اور آئمہ اہلِ بیت علیہم السلام کے فرمان جمع کیے ہیں۔اس کتابچہ میں علماء یا قارئین میں سے کسی کو کوئی غلطی نظر آئے تو برائے کرم اس بندہِ ناچیز کی رہنمائی فرمائیں۔شکریہ!

ابوالحسین علی

۱ جمادی الاول ۱۴۴۶ھ / ۰۴ نومبر ۲۰۲۴ء

کراچی-پاکستان

قرآن اور اہلِ بیتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متاواتر حدیثِ مبارکہ ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کے لیے دوگراں قدر، دو خلیفہ، دو امیر چھوڑ کے جارہے ہیں اور اپنے اصحاب کو وصیت فرمارہے ہیں کہ امت اگر ان دونوں کو تھام لے تو کبھی گمراہ نہیں ہوگی کیوں کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے حوض پہ جاملیں۔ احادیث ملاحظہ کریں:

حدیث ۱۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: **"إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي، كِتَابُ اللَّهِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الحَوْضَ"**

(صحيح مسلم ٢٤٠٨، سنن الترمذي ٣٧٨٨، المعجم الصغير للطبراني ٣٧٦)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **"میں تم میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جارہاہوں ان کو مضبوط تھام لوگے تو میرے بعد گمراہ نہیں ہوگے۔ کتاب اللہ (قرآن) اور میری عترت میرے اہل بیت علیہم السلام۔ اور یہ دونوں کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض پہ آجائیں۔"**

حدیث ۲۔ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَرْفَعُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: **"إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمُ الْخَلِيفَتَيْنِ كَامِلَتَيْنِ: كِتَابَ اللَّهِ، وَعِتْرَتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ"**

(مسند ابن أبي شيبة ١٣٥، مسند أحمد ٢١٩١١، المعجم الكبير للطبراني ٤٩٢١)

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں: **"میں تم میں دو کامل خلیفہ چھوڑ چکا ہوں۔ کتاب اللہ (قرآن) اور میری عترت (اہل بیت) علیہم السلام۔ اور یہ دونوں کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض پہ آجائیں۔"**

حدیث ۳۔ **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ''إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا إِنِ اتَّبَعْتُمُوهُمَا، كِتَابُ اللَّهِ، وَأَهْلُ بَيْتِي عِتْرَتِي''**

(المستدرك على الصحيحين للحاكم ٤٥٧٧، المعجم الكبير للطبراني ٢٦٧٨)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **"میں تم میں دو امیر چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم نے ان کی اتباع کی تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے۔ کتاب اللہ (قرآن) اور میرے اہل بیت میری عترت علیہم السلام۔"**

محمد بن عیسیٰ المعروف امام ترمذی مندرجہ بالہ حدیث اپنی سنن میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی سند سے درج کر کے لکھتے ہیں کہ اس کے راویان میں حضرت ابو ذر غفاری، حضرت ابو سعید خدری، حضرت زید بن ارقم اور حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں (سنن الترمذی ۳۷۸۶)۔

اس کے علاوہ یہ حدیث حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور خود امیر المومنین امام علی بن ابی طالب علیہ السلام سے بھی مروی ہے (مسند البزار ۸۶۴)۔ نیز سنی شیعہ مصادر میں بے شمار طرق سے یہ حدیث وارد ہوئی ہے جو امتِ مسلمہ میں اجماعی طور پہ متفق علیہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس وصیت سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن اور اہل بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میزان الحق ہیں اور دینی امور میں ہمارے ہر مسئلے میں رہنمائی کرنے والے ہیں اور اختلاف کی صورت میں ہمیں انہی کی طرف رجوع کر کے ان سے ہدایت حاصل کرنی ہے۔

عاشوراء کے روزوں کا تاریخی پسِ منظر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عاشوراء کا روزہ رکھا کرتے تھے اور رمضان کے روزوں کا حکم آنے سے پہلے مسلمان بھی عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے۔ اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

حدیث ۱۔ قَالَ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: **"صَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، يَوْمٌ كَانَتْ تَصُومُهُ الْأَنْبِيَاءُ فَصُومُوهُ أَنْتُمْ"**

(مصنف ابن أبي شيبة ٩٣٥٥، الأمالي الكبرىٰ الخميسية ١٨٠٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **"یومِ عاشوراء کو انبیاء کرام علیہم السلام روزہ رکھا کرتے تھے اس لیے تم بھی رکھو۔"**

رمضان کے روزے فرض ہو جانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو یومِ عاشوراء کا روزہ رکھنے کی رخصت دے دی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حدیث ۲۔ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِوَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ بَعْدَمَا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ: **"مَنْ شَاءَ صامه ومن شاء أفطره"**

(صحيح ابن حبان ٣٦٢٢، الأمالي الكبرىٰ الخميسية ٨٣٨)

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان کے روزوں کا حکم آنے کے بعد عاشوراء کے روزے کے بارے میں فرمایا: **"جو شخص چاہے وہ اس دن روزہ رکھ لے اور جو شخص چاہے وہ اس دن روزہ نہ رکھے۔"**

لیکن خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ روزہ کبھی ترک نہیں اور فقہ اہلِ بیت علیہ السلام میں عاشوراء کے روزوں کی فضیلت ہے اور ان روزوں کا رکھنا مستحب ہے جس کا ذکر آگے تفصیل کے ساتھ ہو گا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ آئے تو صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یہودی اور عیسائی بھی عاشوراء کا روزہ رکھتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حدیث ۳۔ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ: صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: "**إِذَا كَانَ عَامُ الْمُقْبِلِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ صُمْنَا التَّاسِعَ**" فَلَمْ يَأْتِ عَامُ الْمُقْبِلِ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(صحیح مسلم ۱۱۳۴، الأمالي الكبرىٰ الخميسية ۱۸۰۱)

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یومِ عاشوراء کے دن روزے سے تھے اور اس کے رکھنے کی تلقین کر رہے تھے تو صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی دن ہے جس کی یہودی اور عیسائی تعظیم کرتے ہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "**جب آئندہ سال ہو گا تو اگر اللہ نے چاہا ہم نویں دن کا روزہ بھی رکھیں گے۔**" اس کے بعد اگلا سال نہیں آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق ہی آئمہ اہل بیت علیہم السلام نے حکم دیا اور عمل بھی کیا۔

عاشوراء کا روزہ اور احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عاشوراء کے روزے کے متعلق مندرجہ ذیل قولی اور فعلی احادیث مروی ہیں:

حدیث ۱۔ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤمِنِيْن الإِمَام عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَام: **"أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ عَاشُورَاءَ"**

(مسند أحمد ١٠٦٩، الأمالي الكبرىٰ الخميسية ١٨٣٠)

امیر المومنین امام علی علیہ السلام سے مروی کہ: **"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے تھے۔"**

حدیث ۲۔ قَالَ الإِمَام مُوسىٰ بن جَعْفَر الكَاظِم عَلَيهِ السَّلَام: **"صَامَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ"**

(الإستبصار للطوسي ٢٣٨)

امام موسیٰ بن جعفر الکاظم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: **"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے تھے۔"**

حدیث ۳۔ قَالَ الإِمَام الحَسَنُ بن يَحْيىٰ عَلَيهِ السَّلام عَن رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِوَسَلَّمَ: **"أَنَّهُ كَانَ يُكْثِرُ صَوْمَهُ"**

(الجامع الكافي ٨٦٨)

امام حسن بن یحییٰ بن حسین بن زید علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں فرماتے

ہیں کہ: "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس (یومِ عاشوراء) کا روزہ کثرت سے رکھتے تھے۔"

حدیث ۴۔ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِوَسَلَّمَ: "**صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ**"

(سنن ابن ماجه١٧٣٨، الأمالي الكبرىٰ الخميسية ١٦٩٨)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "**عاشوراء کے دن کے روزے سے میں اللہ جل جلالہ سے اس قدر ثواب کی امید رکھتا ہوں کہ اس سے پہلے ایک سال کے گناہ معاف فرمادے گا۔**"

فرامین امیر المومنین امام علی بن ابی طالب علیہ السلام

امیر المومنین امام علی بن ابی طالب علیہ السلام سے عاشوراء کے روزے کے متعلق مندجہ ذیل فرامین مروی ہیں:

حدیث ۱۔ الإمَام مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيّ البَاقِر عَلَيهِ السّلَام إنَّ أَمِيْرُ الْمؤمِنِيْن الإمَام عَلِيّ عَلَيهِ السّلَام قَالَ: ''**صُومُوا عَاشُورَاءَ التَّاسِعَ وَالعَاشِرَ، فَإِنَّهُ يُكَفِّرُ ذُنُوبَ سَنَةٍ**''

(تهذيب الأحكام للطوسي ٩٠٥، الأمالي الكبرىٰ الخميسية ١٧٩٦)

امام محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: **''عاشوراء کا ۹ اور ۱۰ کا روزہ رکھو کیوں کہ یہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔''**

حدیث ۲۔ قَالَ أَبِي بِشْرٍ: ''**سَمِعْتُ أَمِيْرُ الْمؤمِنِيْن الإمَام عَلِيّ عَلَيهِ السّلَام يَأْمُرُ بِصَوْمِ عَاشُورَاءَ**''

(مصنف ابن أبي شيبة ٩٤٦٧)

ابو بشر کہتے ہیں کہ: **''میں نے امیر المومنین امام علی بن ابی طالب علیہ السلام کو عاشوراء کا روزے رکھنے کا حکم دیتے ہوئے سنا۔''**

فرامین آئمہ طاہرین علیہم السلام

عاشوراء کے روزوں کی اہمیت اور اس کے مستحب ہونے کے حوالے سے جو فرامین آئمہ اہل بیتِ اطہار علیہم السلام سے وارد ہوئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہے:

۱۔ امام علی زین العابدین بن امام حسین علیہ السلام :

حدیث۔ عَنْ الإِمَام عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلامُ أَنَّ: ''**فِي الصَّوْمِ الَّذِي صَاحِبُهُ فِيهِ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْشَاءَ أَفْطَرَ صَوْمُ عَاشُورَاءَ**''

(وسائل الشيعة ١٣٨٤٣)

امام علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام سے مروی ہے کہ: **"اس عاشوراء کے روزے کے بارے میں انسان کو اختیار ہے کہ آیا وہ روزہ رکھے یا نہ رکھے (اس کو واجب نہ سمجھے)۔"**

۲۔ امام محمد الباقر بن علی بن امام حسین علیہ السلام :

حدیث۔ الإِمَام مُحَمَّد بْنِ عَلِيِّ عَلَيْهِمَا السَّلامُ قَالَ: ''**صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ كَفَّارَةُ سَنَةٍ**''

(الإستبصار للطوسي ٤٣٩)

امام محمد بن علی الباقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: **" عاشوراء کا روزہ رکھنا ایک سال (کے گناہوں) کا کفارہ ہے۔"**

۳۔ امام قاسم الرسی بن ابراہیم بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن بن امام حسن علیہ السلام :

حدیث۔ قَالَ الإِمامُ القَاسِمُ بن إِبْرَاهِيم الرَّسِّي عَلَيْهِ السَّلَامُ: ''**يَومُ عَاشُوْرَاءَ هُوَ**

الْيَوْمُ الْعَاشِرُ مِنَ الْمُحَرَّمِ وَلَا إِخْتِلَافَ فِي ذَٰلِكَ صَوْمُهُ حَسَنٌ جَمِيْلٌ وَجَاءَ فِيهِ فَضلٌ كَثِيرٌ وَلَا حَرَجَ عَلَى مَنْ تَرَكَ صَوْمَهُ''

(الروض الباسم ٥٢٤)

امام قاسم بن ابراہیم الرسی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: **"عاشوراء کا دن محرم کا دسواں دن ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اس دن کا روزہ رکھنا اچھا اور بہتر عمل ہے اور اس کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ اور جو اس دن روزہ نہ رکھے اس پر بھی کوئی حرج نہیں۔"**

۴۔ امام یحییٰ ہادی الی الحق بن حسین بن قاسم بن ابراہیم بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن بن امام حسن علیہ السلام:

حدیث۔ قَالَ الإِمامُ يَحْيىٰ بْنُ الحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: **''لَا بَأْسَ بِصِيَامِ يَومِ عَاشُورَاءَ وَصِيَامُهُ حَسَنٌ''**

(الأحكام للإمام الهادي ١/٢٢٥)

امام یحییٰ بن حسین ہادی الی الحق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: **"عاشوراء کا روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں اور اس دن کا روزہ رکھنا اچھا ہے۔"**

۵۔ امام احمد الناصر لدین اللہ بن یحییٰ بن حسین بن قاسم بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن بن امام حسن علیہ السلام:

حدیث۔ قَالَ الإِمامُ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ: **''صَوْم عَاشُورَاء هُوَ الْيَوْم الْعَاشِر مِنَ الْمُحَرَّم فِيْهِ فَضْلٌ كَبِيْرٌ''**

(الموجز في الفقة للإمام أحمد الناصر، باب مستحب صوم)

امام احمد بن یحییٰ الناصر لدین اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: **"دسویں محرم یومِ عاشوراء کا**

روزہ بڑی فضیلت کا حامل ہے۔"

۶۔ امام ابو طالب یحییٰ الناطق باللہ بن حسین بن ہارون بن حسین بن محمد بن ہارون بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسن علیہ السلام:

حدیث۔ قَالَ الإِمامُ أَبِي طَالِب يَحيىٰ بن الْحُسَيْن عَلَيْهِ السَّلَامُ: "**يُسْتَحَبُّ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَهُوَ الْعَاشِرُ مِنَ الْمُحَرَّمِ**"

(كتاب التحرير ١/١٥٦)

امام ابو طالب یحییٰ بن حسین الناطق باللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: "**یومِ عاشوراء دسویں محرم کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔**"

۷۔ امام عبد اللہ المنصور باللہ بن حمزہ بن سلیمان بن حمزہ بن علی بن حمزہ بن حسن بن عبد الرحمٰن بن یحییٰ بن حسین بن قاسم بن ابراہیم بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن بن امام حسن بن علی علیہ السلام:

حدیث۔ قَالَ الإِمامُ عَبدُالله بْن حَمْزَة عَلَيْهِ السَّلَامُ: "**فَنُسِخَ وُجُوبُ ذٰلِكَ وَبَقِيَ اسْتِحْسَانُهُ كَمَا نَقُولُ فِي صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ**"

(مجموع رسائل للإمام المنصور قسم ثاني ١/٢٣٢)

امام عبد اللہ بن حمزہ المنصور باللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: "**پس اس کا واجب ہونا منسوخ ہوا اور پسندیدہ (مستحب) ہونا باقی رہا جیسا کہ ہم یومِ عاشوراء کے روزے کے متعلق کہتے ہیں۔**"

۸۔ امام محمد السید العلامہ بن عبد اللہ عوض بن یحییٰ بن علی بن یحییٰ بن عبد اللہ بن یحییٰ بن محمد بن صلاح بن احمد بن صلاح بن یحییٰ بن احمد بن ہادی بن صلاح بن حسن بن علی بن موید بن جبریل بن

موید بن احمد بن یحییٰ بن ناصر بن حسن بن عبداللہ بن محمد بن قاسم بن احمد بن یحییٰ بن حسین بن قاسم بن ابراہیم بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن بن امام حسن علیہ السلام :

حدیث۔ قَالَ الإِمَامُ مُحَمَّد بن عَبْدُالله عَوض عَلَيْهِ السَّلَامُ : ''مَا يُرَدُّ فِي فِعْلِ مَنْدُوبٍ فَيَكُونُ مَنْدُوباً مِثْلَ أَمْرِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ التَّاسِعِ مَعَ العَاشِرِ فِي صِيَامِ عَاشُورَاءَ إِذَا أَمَرَ بِهِ''

(من ثمار العلم ٣٣٦/٢)

امام محمد بن عبداللہ عوض علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''جو چیز کسی مستحب فعل میں شامل ہو تو وہ بھی مستحب ہو جاتی ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عاشوراء کے روزوں میں دسویں کے ساتھ نویں کا روزہ رکھنے کا بھی حکم دیا (یعنی نو اور دس دونوں مستحب روزے ہیں)۔''

امامیہ کا مؤقف اور آئمہ اہلِ بیت علیہم السلام

عاشوراء کے روزے بعض امامیہ کے نزدیک مکروہ ہیں۔ ان کے اس قول کے بارے میں آئمہ اہل بیت علیہ السلام سے مندرجہ ذیل فرامین وارد ہوئے ہیں:

۱۔ امام احمد المتوکل علی اللہ بن سلیمان بن محمد بن المطہر بن علی بن احمد بن یحییٰ بن حسین بن قاسم بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن بن امام حسن علیہ السلام:

حدیث۔ قَالَ الإمامُ أحْمَد بْنُ سُلَيْمَان عَلَيْهِ السَّلَامُ: **''بَعْضُ الإِمَامِيَّةِ إِلَى أَنَّهُ يُكْرَهُ صِيَامُهُ لِأَنَّ الحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قُتِلَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَلَا اعْتِمَادَ بِذَلِكَ لِأَنَّ الصِّيَامَ لَا يَمْنَعُ الحُزْنَ وَالإِفْطَارَ أَقْرَبُ إِلَى السُّرُورِ مِنَ الصِّيَامِ عَلَى أَنَّ قَتْلَهُ كَانَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَتَغَيَّرَ بَعْدَهُ حُكْمُ الشَّرْعِ''**

(أصول الأحكام ۹۷۳)

امام احمد بن سلیمان المتوکل علی اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: **"بعض امامیہ کا موقف ہے کہ عاشوراء کے دن کا روزہ مکروہ ہے کیونکہ اس دن امام حسین بن علی علیہ السلام شہید ہوئے تھے۔ مگر اس رائے پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا کیونکہ روزہ رکھنے سے غم کا اظہار نہیں رکتا اور روزہ چھوڑنا خوشی کے زیادہ قریب ہے بہ نسبت روزہ رکھنے کے۔ اس کے علاوہ امام حسین بن علی علیہ السلام کی شہادت کا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پیش آیا اور یہ جائز نہیں کہ ان کے بعد شرعی حکم میں کوئی تبدیلی کی جائے۔"**

۲۔ امام احمد الناظر المؤید باللہ بن حسین بن ہارون بن حسین بن محمد بن ہارون بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسن علیہ السلام:

حدیث۔ قَالَ الإِمامُ أَحْمَد بْنُ الحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ''بَعْضُ الإِمَامِيَّةِ إِلَى كَرَاهَةِ الصَّوْمِ فِيهِ لِأَنَّهُ يَوْمُ حُزْنٍ لِقَتْلِ الحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَذٰلِكَ لَا مَعْنَى لَهُ لِأَنَّ الحُزْنَ لَا يَمْنَعُ مِنَ الصَّوْمِ عَلَى أَنَّ الحَادِثَةَ كَانَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَتَغَيَّرَ بَعْدَهُ حُكْمُ الشَّرْعِ''

(شرح التجريد ۲/۲۵٦)

امام احمد بن حسین المؤید باللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''بعض امامیہ اس (عاشوراء کے) دن روزہ رکھنے کو مکروہ سمجھتے ہیں کیونکہ یہ غم کا دن ہے امام حسین بن علی علیہ السلام کی شہادت کی وجہ سے۔ یہ بات بے معنی ہے کیونکہ غم روزہ رکھنے سے مانع نہیں ہے اور یہ واقعہ (کربلاء) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پیش آیا اور ان کے بعد شریعت کا حکم تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔''

امامی محققین کی آراء

عاشوراء کے روزے کے متعلق امامیوں کے محققین کی آراء مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ ابو القاسم الخوئی المعروف آیت اللہ الخوئی:

تحقیق۔ ''وكيف ما كان فالروايات الناهية غير نقيّة السند برمتها، بل هي ضعيفة بأجمعها، فليست لدينا رواية معتبرة يعتمد عليها ليحمل المعارض على التقيّة. واما الروايات المتضمّنة للأمر واستحباب الصوم في هذا اليوم فكثيرة، مثل صحيحة القداح: " صيام يوم عاشوراء كفارة سنة " وموثقة مسعدة بن صدقة: " صوموا للعاشوراء التاسع والعاشر فانه يكفّر ذنوب سنة "، ونحوها غيرها، وهو مساعد للاعتبار نظرا إلى المواساة مع أهل بيت الوحي وما لا قوه في هذا اليوم العصيب من جوع وعطش وسائر الآلام والمصائب العظام التي هي أعظم مما تدركه الافهام والاوهام. فالا قوى استحباب الصوم في هذا اليوم''

(المستند في شرح العروة الوثقى ۲۲/۳۱٦)

''اور جتنی بھی روایات (عاشوراء کے روزے کی) ممانعت میں آئی ہیں ان کی اسناد مضبوط نہیں ہیں بلکہ وہ سب کی سب ضعیف ہیں۔ ہمارے پاس کوئی بھی معتبر روایت موجود نہیں ہے جس پر اعتماد کیا جاسکے تا کہ مخالف روایات کو تقیہ پر محمول کیا جاسکے۔ جہاں تک ان روایات کا تعلق ہے جو اس دن روزے کے استحباب پر مشتمل ہیں، وہ کافی زیادہ ہیں، جیسا کہ القداح سے صحیح روایت ہے: "عاشورہ کا روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے" اور مسعدہ بن صدقہ کی معتبر روایت: "عاشورہ کے نویں اور دسویں دن کا روزہ رکھو، کیونکہ یہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے" اور اسی طرح کی دیگر روایات، جو اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ ہمدردی کے پیش نظر قابلِ اعتبار بھی ہیں کہ انہوں نے اس دن بھوک

اور پیاس سمیت دیگر عظیم مصائب اور دردناک حالات کا سامنا کیا جو فہم اور گمان سے زیادہ ہیں۔ لہٰذا اس دن کا روزہ مستحب ہے۔"

۲۔ ابو الحسن شعرانی المعروف محقق شعرانی:

تحقیق۔ "كما نرى جماعة في الأعصار المتأخرة ينكرون استحباب صوم عاشوراء مع الاتفاق على استحبابه ليخالِفوا المخالفين"

(جمع حواشي كتاب الوافي ۲۲/۵۰۵)

"جیسا کہ ہم بعض بعد کے زمانے کے لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ عاشورہ کے روزے کے استحباب کا انکار محض اس لیے کرتے ہیں کہ وہ مخالفین کی مخالفت کریں حالانکہ اس کے مستحب ہونے پر اتفاق ہے۔"

﴿وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وبارك وسلم ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين﴾

اللہ کی حمد ساتھ اختتام